



شہادتِ سیری چہل پہل پر ہزاروں عیدینِ مزین الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منائے ہیں



بَلَا بَيْعِ الْاَوَّلِ
میلاد النبی
یا
وفات النبی

مفتی محمد اشرف قادری

— ناشر —

جمعیت اشاعتِ اہلسنت

نور مسجد کاندھلی بازار کراچی

— بتعاون —

برکاتی پبلشرز

کھارادر کراچی

پیش لفظ

۱۲ ربیع الاول شریف کو تمام مسلمانانِ عالم اپنے حسن و کرم آماجانب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشیاں مناتے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے اس روز اپنی نعمتِ عظمیٰ (یعنی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) عطا فرمائی۔ لیکن بعض نام نہاد مسلمان، شیطان بصورتِ انسان، نئے نئے بے معنی سوالات قائم کر کے، اس عظیم ہستی کی ذات والاصفات پر اعتراضات قائم کر کے، جہاں اپنی بدبختی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں، وہیں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں کو خراب کرنے اور انہیں ان کارہائے خیر سے روکنے کی بھڑکور مذموم کوشش کرتے ہیں۔

پیش خدمت رسالہ دراصل اسی طرح کے گمراہ کن، فتنہ انگیز اور بھونڈے اعتراضات کا جامع، مفصل اور مدلل جواب ہے۔ جس کے مطالعہ سے ایمانِ مسلم ایک نئی تازگی پاتا ہے۔ جسے جمعیت اشاعتِ اہلسنت مفت شائع کر رہی ہے۔ جمعیت اشاعتِ اہلسنت اس موقع پر بکراتی پبلیکشرز اور چھانگہ اسٹریٹ میلاد کمیٹی کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہے کہ انھوں نے اس کارِ خیر میں جمعیتِ ہذا سے تعاون فرمایا۔ اللہ انکی سعی کو قبول فرمائے اور دوسرے سنی احباب، اداروں اور تنظیموں کو ان کی طرح مختلف موضوعات پر کتابیں اور کتابچے شائع کر کے مفت تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

خادمِ علمائے اہلسنت

محمد سلیم برکاتی

صدر جمعیتِ ہذا

اشاعت نمبر ۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلہِ الْکَرِیْمِ

کیا قرطے میں علمائے اہلسنت و متقیانِ شریعت اس بارے میں کہ ————— دیوبند کا دلیلِ حدیث حضرات نے ایک اشتہار بعنوان "دعوتِ نکرہ شائع کیا ہے جس کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۲ ربیع الاول نبی علیہ السلام کا یومِ وفات ہے اس روز خوشیاں منانے والے اپنے نبی کی وفات پر خوشیاں مناتے ہیں۔ ان کا ضمیر و ایمانِ مردہ ہے۔ ان کو نہ اپنے نبی کا پاس ہے۔ نہ ان سے حیا۔ یہ لوگ روزِ قیامت خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے وغیرہ۔ سمجھدار لوگ تو اسے دیکھتے ہی لعلتہ اللہ علی الکاذبین ہ پڑھتے ہیں۔ البتہ بعض سادہ لوح مسلمانوں کو اس سے پریشانی ہو سکتی ہے۔ لہذا مذکورہ بالا اشتہار کی روشنی میں مندرجہ ذیل امور کی وضاحت فرمائی جائے۔

نمبر ۱۔ کیا واقعی بارہ ربیع الاول کو مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی (معاذ اللہ) خوشیاں مناتے ہیں؟

نمبر ۲۔ آیا ربیع الاول کی بارہویں تاریخ یومِ وفات ہے یا یومِ میلاد؟

نمبر ۳۔ جب بارہ ربیع الاول یومِ میلاد بھی ہے اور یومِ وفات بھی تو اس روز اہل سنت میلاد کی خوشی کیوں مناتے ہیں۔ وفات کی غمی کیوں نہیں

مناتے؟

المسائل (مولانا عبدالنقی نقشبندی خلیفہ جامع مسجد باری والی گجرات)

الجواب بعون اللہ العلام الوہاب

وفات پر خوشی ؟

بے شک میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اہل جہان کیلئے اللہ تعالیٰ کی بے مثل رحمت اور اس کا فضل عظیم ہے اور ارشاد ربانی ہے۔
 تَبَارَكَ الَّذِي مَلَكَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ وَمَنْ فِيهِنَّ قَدْ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْيَمَنَ الَّذِي فِي يَمِينِهِ قُلُوبُ الْبَشَرِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
 کہ لوگ خوشی منائیں۔

(القرآن ۱۰ : ۵۸)

اسی لئے مسلمان بارہ ربیع الاول کو میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشیاں مناتے ہیں یہ بات اتنی صاف اور واضح ہے کہ کسی اُن پرہ سے اُن پرہ مسلمان یا چھوٹے سے چھوٹے سے بھی اگر پوچھا جائے کہ اس روز مسلمان کس بات کی خوشی مناتے ہیں؟ تو وہ بھی یہی جواب دے گا کہ

خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

اس کے باوجود منکرین نے جو وفات کی خوشی منانے کا سفید جھوٹ اور کھلم کھلا بہتان گھڑ دیا ہے اس سے نہ صرف انہوں نے امانت علمی و دیانت اسلامی کا خون کیا ہے بلکہ اس بات کا ثبوت بھی فراہم کر دیا ہے کہ ان علم و تحقیق کے

دعویٰ اردن کے پاس جشن میلاد شریف کو حرام ثابت کرنے کے لئے قرآن و سنت سے ایک بھی صحیح اور صاف دلیل موجود نہیں۔ ورنہ یہ جھوٹوں کا ملفوظ تیار کرنے کی کیا ضرورت تھی، بہر حال یہ الزام باطل شخص ہے۔
 تَلْعَفَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝

کیا ۱۲ ربیع الاول سے یوم وفات ہے ؟

وفات نبوی کی تاریخ کے بارے میں صحابہ کرام سے چار قسم کی روایتیں منقول ہیں۔

روایت نمبر ۱۔ ۱۲ ربیع الاول اور یہ روایت حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے۔

روایت نمبر ۲۔ ۱۰ ربیع الاول یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے۔
 روایت نمبر ۳۔ ۱۵ ربیع الاول مروی از حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
 روایت نمبر ۴۔ ۱۱ رمضان اور یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ (روایت نمبر ۲ البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۵۶، روایت نمبر ۳ ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸)
 پہلی روایت کہ جس میں وفات نبوی بارہ ربیع الاول کو بتائی گئی ہے۔

اس کی سند میں محمد بن عمر الواقدی ایک راوی ہے۔ جس کے بارے میں امام اسحاق بن راہویہ، امام علی بن مدینی، امام ابو حاتم الرازی اور نسائی نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ واقعی اپنی طرف سے حدیث گھڑ دیا کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن معین

نے کیا کہ واقعی ثقہ یعنی قابل اعتبار نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا واقعی کذاب ہے حدیثوں میں تبدیلی کر دیتا تھا۔ بخاری اور البیہقی نے کہا کہ واقعی متروک ہے۔ مگر نے کہا کہ واقعی کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ابن عدی نے کہا کہ واقعی کی حدیثیں تحریف سے محفوظ نہیں۔ ذہبی نے کہا واقعی کے سخت ضعیف ہیں پر ائمہ جرح و تعدیل کا اجماع ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۳۸۵ مطبوعہ ہند قدیم)

لہذا بارہ ربیع الاول کو وفات بتانے والی روایت پایہ اعتبار سے بالکل ساقط ہے۔ اس قابل ہی نہیں کہ اس سے استدلال کیا جاسکے۔

روایت نمبر ۲ کی سند میں ایک راوی سیف بن عمر ضعیف ہے اور دوسرا راوی محمد بن عبید اللہ العززی متروک ہے۔ (تقریب التہذیب ص ۱۳۲ و ص ۲۰۳ و خلاصۃ تہذیب ص ۱۶۱ و ص ۲۵۵ تہذیب الکمال للفرجی)

اور روایت نمبر ۲ و نمبر ۴ کی سند نامعلوم

البتہ اجلۃ تابعین ابن شہاب زہری، سلیمان بن طرخان اور سعد بن ابراہیم زہری وغیرہم سے معتبر سندوں کے ساتھ یکم و دوم ربیع الاول کو وفات نبوی منقول ہے۔ حاصل یہ کہ بارہ ربیع الاول کو یوم وفات قرار دینا تو صحابہ کرام سے ثابت ہے اور نہ تابعین سے۔ لہذا بعد کے کسی مؤرخ یا بلکہ تاریخ وفات قرار دینا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

مقام غور ہے جب صحابہ کرام (جو وفات نبوی کے چشم دید گواہ تھے)

اور ان کے شاگرد تابعین سے یہ قول ثابت نہیں تو بعد کے مؤرخ کو کس ذریعے سے یہ معلوم ہو گیا کہ وفات نبوی بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

یہی وجہ ہے کہ مشہور اور مستند دیوبندی مؤرخ شبلی نعمانی نے بھی یکم ربیع الاول کو یوم وفات قرار دیا ہے۔ (سیرۃ النبی جلد ۲ صفحہ ۱۷۱) اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بیٹے شیخ عبد اللہ نے آٹھویں ربیع الاول کو یوم وفات لکھا ہے۔ (مختصر سیرۃ الرسول ص ۵)۔ تاہم بیئت و تقویم کے لحاظ سے بھی بارہ ربیع الاول کو وفات نبوی کسی طرح ممکن نہیں۔ امام ابوالقاسم عبد الرحمن السبکی (المتوفی ۵۸۱ھ) جو کہ مشہور و محقق مؤرخ ہیں، فرماتے ہیں۔

فكيف ما ذار الحال على هذا ترجمہ۔ اس حساب پر کسی طرح بھی حال الحساب فلعین الاثنی عشر من وائز ہو مگر بارہ ربیع الاول کو یوم وفات ربیع الاول یوم الاثنین ہو جاوے (الروضۃ جلد ۱ ص ۱۸۸) سو وار کسی صورت میں نہیں آسکتا۔

یہی مضمون نہایت زوردار الفاظ میں مشہور و محقق مؤرخین اسلام امام محمد شمس الدین الذہبی، ابن عسکری، ابن کثیر، امام نور الدین علی بن احمد السبکی، علی بن برہان الدین الحلبی وغیرہم نے بھی بیان فرمایا ہے۔ (دیکھئے تاریخ اسلام للذہبی جز ۱ السیرۃ النبویہ ص ۲۶۶ و ص ۴۰۰، و زاد المعاد جلد ۱ ص ۲۱۸ البدایہ و النہایہ جلد ۵ ص ۵۸۶، سیرۃ طبریہ جلد ۲ ص ۴۲ وغیرہ)

الخلاصہ بارہ ربیع الاول کا یوم وفات ہونا کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ نہ عقلاً نہ نقلاً نہ روایت نہ درایت۔ و قدح الحمد

بارہ ربیع الاول یوم میلاد ہے !

ولادت نبوی کی تاریخ کے بارے میں صحابہ کرام سے صرف ایک ہی صحیح روایت بارہ ربیع الاول کی منقول ہے جسے حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ (المتوفی ۲۴۵ھ) نے سند صحیح کے ساتھ روایت فرمایا ملاحظہ ہو۔

عن عفان عن سعید بن میناء عن جابر
وابن عباس انهما مالا ولد رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل يوم الاثنين
الثاني عشر من شهر ربیع الاول
(بلوغ الامانی، شرح التلخیص الزبانی جلد ۲ ص ۸۹)
مطبوعہ بیروت البیاریہ جلد ۲ ص ۲۶۰
ترجمہ: عفان سے روایت ہے وہ سعید
بن میناء سے راوی کہ جابر اور ابن عباس
رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ولادت عام الفیل میں سوموار کے
روز بارہویں ربیع الاول کو ہوئی۔

اس کی سند میں پہلے راوی عفان کے بارے میں محدثین نے فرمایا کہ عفان ایک ہندوستانی
امام ثقہ اور صاحب ضبط و اتقان ہیں۔ (خلاصۃ التہذیب ص ۲۶۸ مطبع بیروت)
دوسرے راوی سعید بن میناء ہیں یہ بھی ثقہ ہیں۔ (خلاصۃ ص ۱۴۳ تخریب ص ۱۲۶)
ان دو جلیل القدر اور فقیہ صحابیوں کی صحیح الاسناد روایت سے ثابت
ہو کہ بارہ ربیع الاول ہی یوم میلاد سرکار ہے۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

لہذا بعد کے کسی بھی مؤرخ کا کوئی قول یا طعن و تخمین اس کے بالقابل

لائی التفات و قابل قبول برگز نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ حضرت زبیر بن بکار، امام ابن عساکر، امام جمال الدین ابن جوزی
اور ابن الجزار وغیرہم نے بارہ ربیع الاول کے یوم میلاد ہونے پر اہل تحقیق
کا اجماع نقل کیا ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد ۱ ص ۹۳۔ زرقانی علی المواہب جلد ۱ ص ۱۳۲)
ماہیت من السنۃ للشیخ المحقق ص ۹۸۔ شامہ عنبریہ ص ۷۳ از لؤب صدیقی حسن
خان ہویانی اہلحدیث۔)

اور یہی جمہور علماء و جمہور اہل اسلام کا مسلک اور ان میں مشہور ہے
(البدایہ جلد ۲ ص ۲۶۰، الفتح الزبانی ج ۲ ص ۱۸۹، المورد الردی لملام علی القاری ص ۹۶)
طبع مکہ المکرمہ، حجتہ اللہ علی العالمین للنبیانی جلد ۱ ص ۲۳۱، ماہیت من السنۃ
ص ۹۸، المواہب اللدنیہ للقسطلانی نیز اس کی شرح زرقانی جلد ۱ ص ۱۳۲
مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۴۰۔)

بارہ ربیع الاول ہی کے یوم میلاد ہونے پر قید کا واحد شائق تمام اہل مکہ
متفق چلے آ رہے ہیں۔ اور اسی تاریخ پہ حضور کی ولادت کے مکان شریف پر
حاضر ہو کر میلاد شریف منانے کا قدیم سے اہل مکہ کا معمول ہے۔
(المواہب اللدنیہ، زرقانی جلد ۱ ص ۱۳۲، سیرۃ حلبیہ جلد ۱ ص ۹۳، المورد الردی لعلی
القاری ص ۹۵، ماہیت من السنۃ ص ۹۸، تلخیص حبیب اللہ مدد مدہ مولوی
اشرف علی صاحب تھانوی، مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۴۰ وغیرہا)
بارہ ربیع الاول ہی کو میلاد شریف کرنے کا اہل مدینہ کا معمول ہے۔

(تواریخ حبیب اللہ) اسی تاریخ کو تمام شہروں کے مسلمانوں کا جشن میلاد مناتے
کا معمول ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد ۱ ص ۱۳۲ زرقانی علی الموابہ جلد ۱ ص ۱۳۲)۔

قدیم اہل مکہ کے معمول کی مختصر وضاحت

حدث ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۸ھ) فرماتے ہیں۔

اہل حرمین شریفین مکہ و مدینہ اور مصر و یمن و شام اور تمام بلاد عرب، مشرق و مغرب
کے مسلمانوں کا پلوتے زمانے سے معمول ہے کہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی میلاد شریف
کی حقین منعقد کرتے اور خوشیاں مناتے، نسل کرتے، عمدہ لباس زیب تن کرتے۔
قسم قسم کی زیبائش و کرائش کرتے، خوشبو لگاتے اور ان ایام (ربیع الاول) میں خوب
خوشی و مسرت کا اظہار کرتے، صیپ تو فیق نقد و جنس لوگوں پر خرچ کرتے۔ اور
میلاد شریف پر دھننے اور سنسنے کا اہتمام بلیغ کرتے۔ اور اس کی بدولت بڑا ذوق
اور عظیم کامیابیاں حاصل کرتے۔ میلاد کی خوشی منانے کے جذبات سے یہ ہے کہ سال
بھر کثرت سے قیروں برکت، سلامتی و صافیت، نذوق، مال اور اولاد میں زیادتی اور
شہوں میں امن و امان اور گھوڑاں میں سکون و قرار جشن میلاد البتہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی برکت سے رہتا ہے۔ (بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۵۸، ص ۵۹)

امام احمد القسطلانی فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اس شخص پر جو ملہ میلاد پاک ربیع الاول
کی راتوں کو خوشیوں کی عید منبالتہ تاکہ جس کے دل میں بعض شان رسالت

کی بیخاری ہے اس کے دل پر قیامت قائم ہو جائے۔ (الموابہ مع الزرقانی جلد ۱ ص ۱۳۲)
علامہ علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں کہ

اما اہل مکہ یزید اہتمامہ بہ علی یعنی اہل مکہ میلاد شریف کا اہتمام عید
یوم العید (المورد الروی طبع مکہ ص ۲۸) سے بڑھ کر کرتے۔

شاہ ولی اللہ کا مشاہدہ

شاہ ولی اللہ حدث دہلوی فرماتے ہیں کہ

میں ایک بار مکہ معظمہ میں میلاد شریف کے روز مکان ولادت نبوی پہ حاضر تھا اور
لوگ آپ کے ان معجزات کا بیان کر رہے تھے جو حضور کی تشریف آوری سے پہلے یا
آپ کی بعثت سے قبل ظاہر ہوئے تو میں نے اچانک دیکھا کہ الوار کی بارش ہوئی
تو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ الوار ان فرشتوں کے ہیں کہ جن کو ایسی حائل
(میلاد شریف وغیرہ) پر متور کیا گیا ہے۔ نیز میں نے دیکھا الوار ملائکہ اور الوار رحمت
ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین عربی اردو ص ۵۸، ص ۵۹)

مرشد اکابر دہلویوں کا ارشاد

حاجی امداد اعلیٰ مہاجر مکی صاحب فرماتے ہیں کہ

مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے محبت کافی ہے۔
(اشہام امدادیہ ص ۴۲)

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے تحت جگر کا فتویٰ

شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی رقمطراز ہے کہ

الولہب کاقرنے ولادت نبوی کی خوشی میں اپنی کمینہ نویسہ کو آڑا کیا تو اس کاقرنے کو قبر میں برسمووار (روز ولادت) کو سکون بخش مشروب چوسنے کو ملتا ہے۔ تو اس مود مسلمان کا کیا حال ہوگا (یعنی اسے کیا کیا نعمتیں نہ ملیں گی) جو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی مناسے (ملخصاً) (مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۱۳ شائع کردہ حافظ عبد القوز اہل حدیث جہلم)۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمل کی بھی توفیق دے۔

وفات کا غم کیوں نہیں مناتے؟

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ بارہ ربیع الاول یوم میلاد ہے نہ کہ یوم وفات۔ لیکن اگر بالفرض یوم وفات بھی مان لیا جائے تو میلاد کی خوشی منانا اس تلخ کو تب بھی جائز ہی رہے گا۔ اور وفات کا سوگ منانا ممنوع ہوگا۔ کیونکہ نہت کی خوشی منانا شرعاً ہمیشہ اور بار بار محبوب ہے جیسے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے نزول مائدہ کے دن کو اپنے اولین و آخرین کے لئے یوم عید قرار دیا تھا۔ (القرآن ۵۵: ۱۱۳) لیکن وفات کا غم وفات سے تین روز کے بعد منانا قطعاً جائز نہیں۔ مگر افسوس کہ حدیث کے نام نہاد عاشق المجد شون سمیت محققین دیوبند میں ایک کو بھی اس قانون شرعی کی خبر نہیں دیتے۔ ایسا لغو اور اصر کرنے کی نوبت نہ آتی۔

چنانچہ امام دارالہجرت امام مالک ابن انس الاصحبی، امام ربانی امام محمد بن حسن الشیبانی، امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، امام حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، امام ابو بکر عبد اللہ بن زبیر الحمیدی، امام جلیل امام احمد بن حنبل، امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، امام مسلم بن الحجاج القشیری، امام ابو یوسف محمد بن عیسیٰ بن سورہ الترمذی، امام ابو طوڈ سلیمان بن اشعث السجستانی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب التسانی، امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزنی، امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری، امام ابو بکر البراز، امام ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جاورہ النیشاپوری اور امام حافظ ابو بکر احمد بن حسین البیہقی رحمیم اللہ تعالیٰ جماعت محدثین اسانید صحیحہ معبرہ کے ساتھ، جماعت صحابہ انس بن مالک عبد اللہ بن عمر، اہبات المؤمنین عائشہ صدیقہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، ام حبیبہ، صفیہ، زینب ام عطیہ، الانصاریہ، فریحہ بنت مالک بن سنان اخت ابو سعید نخدی فی اللہ عنہم وغیرہ سے مرقعاً یا قاطعاً متعارف ایک ہی مضمون روایت فرماتے ہیں۔

اُمرنا ان لا نحد علی میت فوق ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم کسی وفات یا فتنہ پر ثلاث الا لزواج۔ تین روز کے بعد غم نہ منائیں مگر شوہر پر (چار ماہ دس روز تک بیوی غم مناسکتی ہے)

موطأ امام مالک ص ۲۱۹ وصفہ موطأ امام محمد ص ۲۶۷ مصنف عبد الرزاق جلد ۱ ص ۴۸۴، ۴۹۰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۲۸۱، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵

صحیح البخاری جلد ۲ ص ۸۵۴، صحیح مسلم جلد ۱ ص ۴۸۶ تا ۴۸۸، جامع الترمذی جلد ۱ ص ۲۲۷
ابن ابی دؤود جلد ۱ ص ۳۱۴، سنن النسائی جلد ۲ ص ۱۱۶ تا ۱۱۸، سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۵۲
سنن الدارمی جلد ۲ ص ۸۹، مسند البرازخوالہ جمع الزوائد جلد ۱ ص ۲، المنہج لابن
جارود ص ۲۵۸، ۲۵۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۳۲۷ تا ۳۳۰، اللفظ لعبد الرزاق
ثابت ہوا کہ تین روز کے بعد وفات کی غمی منانا ممنوع۔ اور حصول نعمت کی
خوشی بار بار اور ہمیشہ منانا شرعاً محبوب ہے۔ اس لئے ہم بارہ ربیع الاول کو وفات کی غمی
نہیں نعمت میلاد کی خوشی مناتے ہیں۔

اور لیجیے! رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ان من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه ترمه تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ
خلق آدم وفيه قبض۔ (سنن نسائی) کا دن ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا ہوئے
جلد ۱ ص ۱۵۸ وغیرہ ماہنامہ کتب الحدیث۔ اور اسی روز آپ نے وفات پائی۔

پھر سزا فرماتے ہیں۔ (علمیہ الصلوٰۃ والسلام)

ان هذا يوم عيد جعله الله ترمه یہ جمعہ عید کا دن ہے اسے اعلیٰ
للمسلمين۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۵۸) تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن
فی مسند احمد وغیرہ۔ بنایا ہے۔

معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن یوم میلاد النبی (آدم علیہ السلام) بھی ہے۔ اور یوم وفات
بھی ہے اس کے باوجود اللہ نے وفات کی غمی کو نظر انداز کرتے ہوئے یوم میلاد کی خوشی
کو باقی رکھا۔ اور ہر جمعہ کو عید منانے کا حکم دیا۔

میں ہر کے سورج کی طرح یہ مسئلہ روشن اور واضح ہو گیا کہ ایک ہی روز میں اگر
غمی اور خوشی کے واقعات جمع ہو جائیں تو غمی کی یاد تین روز کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور
خوشی کی یاد ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ لہذا

اگر بارہ ربیع الاول کو یوم میلاد اور یوم وفات بھی مان لیا جائے۔ تو وفات
کی غمی وفات سے تین روز بعد ختم ہو چکی۔ اور میلاد کی خوشی قیامت تک باقی رہے گی۔
علیٰ رحمۃ الوفاء الجمال، المصنوعہ مامل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مسئلہ الموقوف
میں واضح طور پر بیان فرمادیا ہے۔ وَلَكِنَّ الْوَهَابِيَّةَ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۱

گر نہ بیند یروز شپہ چشم
چشمہ آفتاب راجہ گناہ

لمحہ فکریہ!

اشہد ہمارے بھاپنے والوں کے لئے (دانشور دیوبند لوں، ائمہ شیعہ، وہابیوں)
مقام نکر ہے کہ انہوں نے بلاسوچے سمجھے بارہ ربیع الاول کو میلاد النبی کی خوشی منانے والوں
پر ان کے ضمیر و ایمان کی موت کا فتویٰ دیا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے نزدیک یوم وفات بھی ہے
اب انکا فتویٰ اللہ و رسول پر کیا ہو گا جنہوں نے روز جمعہ کو باوجود یوم وفات النبی ہونے
کے خوشی کی عید منانے کا حکم دیا اور کیا فتویٰ ہو گا یوم وفات ہونے کے باوجود
روز جمعہ کو عید کے طور پر منانے والے مسلمانوں پر اور خود دیوبندی وغیرہ مقلدین بھی
تو جمعہ کو روز عید قرار دیتے ہیں۔ کیا وفات النبی کے دن روز جمعہ کو عید قرار دینے

والے تمام دیوبندی اہلحدیثوں کے علما و عوام سب کا ضمیر مرچکا ہے اور ایمان مردہ ہو چکا ہے؟ شباباش! فتویٰ ہو تو ایسا ہی ہو جو خود اپنے ہی اوپر قہر پڑ جائے۔

الہما ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ لینے دام میں صیاد آگیا

جاہل اور احمق و ہامیو!

یوشن سنبھالو! اور سوچو!..... کیا قدیم زمانے سے بارہ بیچ اللہ کو جشن میلاد منانے والے مکہ و مدینہ، مصر و شام اور مشرقِ مغرب کے علما و فقہاء، محدثین، اولیاء کرام اور عامۃ المسلمین، نیز ان کے اس عمل کو خیرہ اپنی کتابوں میں نقل کرنے والے اور ان کی تائید کرنے والے اکابر بزرگانِ دین مثلاً امام مسطلانی، امام زرکانی، ابن جوزی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ جلال الدین سیوطی، شمس الدین محمد ناصر الدین دمشقی، شمس الدین ابن الجزری، ملا علی القاری، علی بن برہان الدین الجلی، امام ابن حجر مکی، شمس الدین سخاوی، حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ البوشامہ شیخ النووی، امام ابوالخطاب ابن وحیہ الاندلسی، حافظ زین الدین عراقی، امام عبدالدین محمد بن یعقوب القیروزی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور خود مرشد دیوبندیان حاجی امداد اللہ مہاجر مکی وغیرہم سب کا ایمان و ضمیر مردہ ہے؟

شاہ ولی اللہ اور حاجی امداد اللہ جن کو تم اپنا پیرو مرشد اور مقتدا مانتے ہو اگر تمہارے فتوے کے مطابق ان کا ضمیر و ایمان مردہ ہے تو تم مریدوں اور مقتدیوں

کا ضمیر و ایمان کیسے زندہ ہو سکتا ہے؟

یقیناً تمہارا ضمیر و ایمان تمہارے اپنے فتوے کے مطابق مردہ ہے۔ اور اپنے منہ سے خود مردہ ضمیر اور بے ایمان بن رہے ہو۔

دل کے پھینھو لے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اُس گھر کو اُس لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب دیکھیے یہ موجد بن اپنے آپ کو اور اپنے بزرگوں کو کس طرح اپنے فتوے اور ضمیر و ایمان کی موت سے بچاتے ہیں؟ دیدہ بایہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہدایت دے۔

لاکھ مرچائیں سونٹک کے صندوق
اچھے آتما کا ذکر کیوں چھوڑیں
ہم نہ چھوڑیں گے حق مولا
جن کی امت میں ان سے منہ کیوں پوڑیں

فقط واللہ تعالیٰ ورؤولہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد اشرف القادری

خادم الطلبة و مفتی دارالعلوم تادریہ عالمیہ مراڑیاں شریف بائی پاس بھٹکرات

نذر و نیاز کرنیوالے احبابِ اہلسنت کی خدمت میں عرض

اللہ کرے کسی دل میں اتار جائے میری بات آمین۔

الحمد لله تعالیٰ اہلسنت وجماعت کے معمولات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ انبیاء علیہ السلام، صحابہ کرام، اولیاء عظام، بزرگانِ دین اور اپنے وفات یافتہ رشتے داروں، والدین اور مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نہایت ہی عقیدت و محبت کے ساتھ سال بھر نذر و نیاز کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح کے کھانے پکوانے وغیرہ انبیاء کی دعوت کرتے رہتے ہیں۔ اور اس مقصد میں وہ مجموعی طور پر لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کا یہ فعل یقیناً کارِ خیر ہے اور جائز و تحسن ہے۔ نیز اعراس بزرگانِ دین کے مواقع پر خصوصاً اور پورا سال عموماً مزاراتِ اولیاء کرام پر چادریں چڑھاتے رہتے ہیں اور اس مد میں بھی وہ مجموعی طور پر کروڑوں روپے صرف کرتے ہیں۔ لیکن نہایت ہی دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ جب ہمارے انہیں سنی بھائیوں سے نذر و نیاز، مزارات پر چادر اور پھول ڈالنے، اعراس بزرگانِ دین منع کرنے وغیرہ کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے یا مخالفینِ اہلسنت وجماعت (جیسے کہ وہابی، دیوبندی، اہلحدیث، شیعہ اور اسی طرح کے گمراہ اور بددین فرقوں کے افراد) جب ان سے ان معمولات و عقائدِ اہلسنت مثلاً جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، گیارہویں شریف، نڈائے یا رسول اللہ، علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کا ثبوت مانگتے ہیں اور اس طرح ان کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں تو ان احبابِ اہلسنت کی اکثریت انہیں بروقت جواب نہیں دے پاتی اور جو معلومات رکھتے ہیں وہ بھی اپنے ثبوت میں جلد کتابیں فراہم

نہیں کر پاتے۔

اس لئے ان احبابِ اہلسنت کی خدمت میں جو نذر و نیاز وغیرہ میں اپنا لاکھوں روپیہ صرف کرتے ہیں دستِ بستہ عرض ہے کہ جہاں آپ اپنے لاکھوں روپے صرف کھانا پکوانے اور چادریں چڑھانے میں خرچ کرتے ہیں، انہی روپوں کو یا اس میں سے کچھ رقم (چاہے ہزارہ بیس فیصد ہی بھی) مندرجہ ذیل کاموں میں بھی استعمال فرما کر اپنے لئے ثواب جاریہ اور لوگوں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(الف) نذر و نیاز مزارات پر حاضری کے ثبوت اور طریقہ، اعراس بزرگانِ دین کا جواز عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اور گیارہویں شریف نیز گمراہ فرقوں کے رد اور عقائدِ اہلسنت سے لوگوں کو روشناس کروانے کے لئے چھوٹے چھوٹے کتابچے چھپوائیئے (جس طرح یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے) یہ کام اگر آپ چاہیں تو خود انجام دیں یا پھر یہیں خدمت کا موقع فراہم کریں کہ ہم آپ کے پیوں کو ان جگہوں پر استعمال کرنے میں آپ کی مدد کریں۔ (ب) جہاں آپ محافلِ میلاد وغیرہ میں شریعتی تقسیم کرتے ہیں ساتھ ہی کوئی چھوٹی سی کتاب تقسیم کیجیے۔

(ج) اعراس بزرگانِ دین پر جو رقم محض چادریں چڑھانے میں خرچ کرتے ہیں اس میں سے کچھ حصہ ہی بھی ان اولیاء عظام کی سیرت، ان کے پیغام اور ان کی خدمت جو انہوں نے دینِ اسلام کی انجام دی، ان لوگوں کو روشناس کروانے کے لئے لوگوں میں چھوٹے چھوٹے کتابچے تقسیم کر کے صرف کیجئے۔

درجہ ذیل سے دل سے سوچئے اور آئیے بڑھ کر اس کارِ خیر میں حصہ لیجئے۔

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

بارہویں تار تار

سحابِ رحمت باری ہے بارہویں تار تار
 ہیں توجان سے پیاری ہے بارہویں تار تار
 اسی نے موسم گل کو کیا ہے موسم گل
 ہی ہے سُرودِ چشمِ بصیرت و ایمان
 ہزار عیدوں ایک ایک لحظہ پر قربان
 فلک پر عرشِ بریں کا گمان ہوتا ہے
 تمام ہو گئی میٹلاؤ انبیاء کی خوشی
 دلوں کے میل دھلے گلے گلے سڑوٹے
 چڑھی ہے ادبِ چاندی کا ساروں کی
 خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم اوسے
 ولادتِ شہِ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
 ہمیشہ تو نے غلاموں کے دل کے ٹھنڈے
 خوشی ہے اہل سن میں مگر عید کے یہاں
 جہدِ گریبا سنی آواز یا رسول اللہ
 عیدِ ولادتِ شیطان کے دن نائے خوشی
 کرم کا چشمہ جاری ہے بارہویں تار تار
 عید کے دل کو گزاری ہے بارہویں تار تار
 بہارِ فصلِ بہاری ہے بارہویں تار تار
 اٹلی جو گردِ سواری ہے بارہویں تار تار
 خوشی دلوں پر وہ طالع ہے بارہویں تار تار
 زمینِ خلد کی گیارہی ہے بارہویں تار تار
 ہمیشہ اب تری بارقہ ہے بارہویں تار تار
 عجیب چشمہ جہاں ہے بارہویں تار تار
 خدا نے جب سے تار ہے بارہویں تار تار
 کراہی روح میں ساری ہے بارہویں تار تار
 ہزار عید سے بھارت ہے بارہویں تار تار
 جتنے جو تجھ سے رہ نادی ہے بارہویں تار تار
 نغان و نغون و زاری ہے بارہویں تار تار
 ہر ایک جگہ اُسے خوار ہے بارہویں تار تار
 کو عیدِ ہماری ہے بارہویں تار تار

حسنِ ولادتِ سہ کار سے ہوا روشن

مرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تار تار

از مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

(ذوقِ لغت)

بتعادن ۱۔ چھا گلہ اسٹریٹ میلا دیکھتی